اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون

روزنامہ
نوائے احمد پور شرقیہ
احمد پور شرقیہ — بہاول پور
09 اپریل 2025

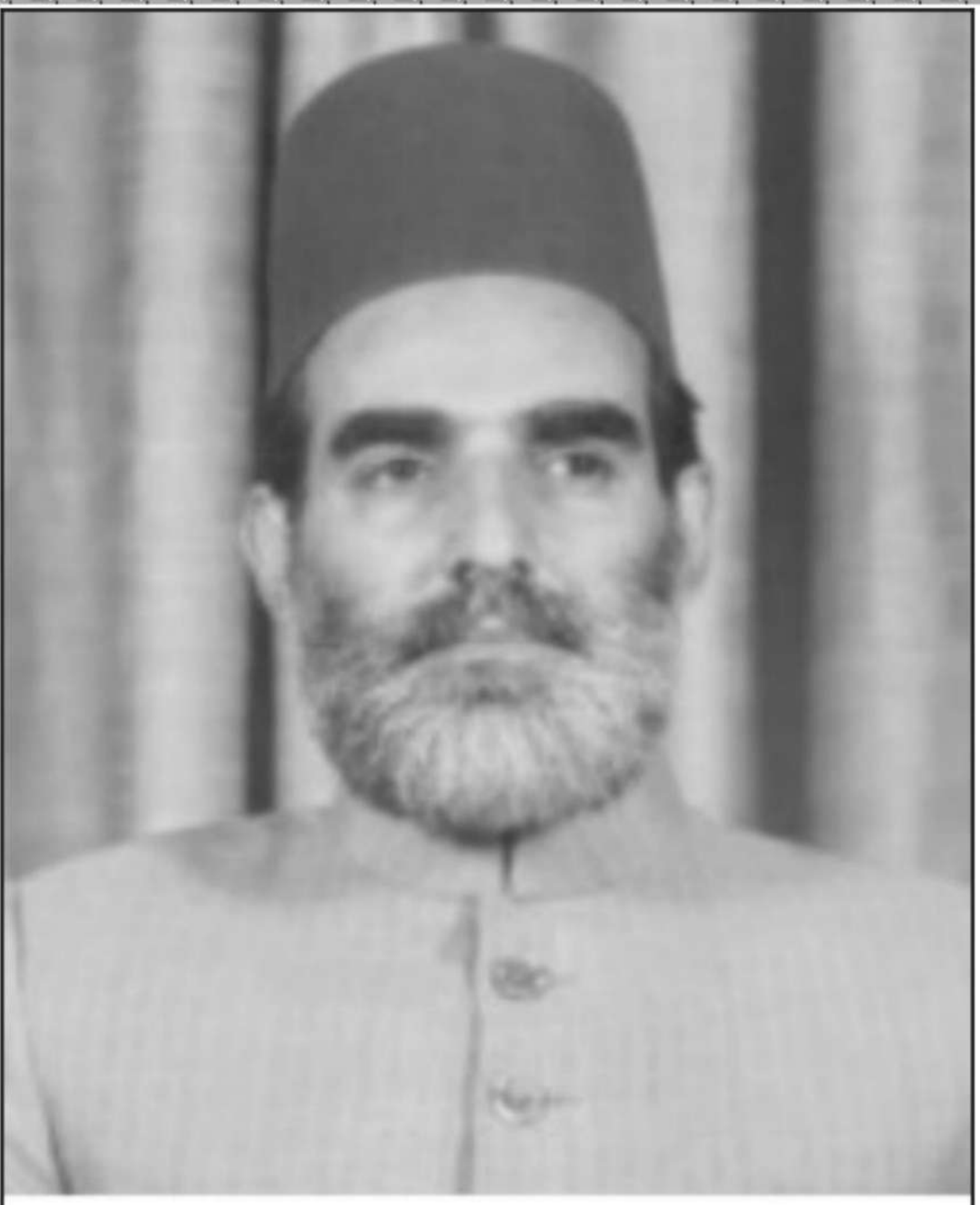

پرنس فلاح الدین عباسی

پرنس فلاح الدین عباسی کی نویں برسی پر خصوصی اشاعت

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی اصول پسند شخصیت تھے۔کھرے سچے انسان تھے۔جھوٹ سے انہیں شدید نفرت تھی۔وعدے کے انتہائی پکے انسان تھے۔اگر کسی بھی عام شخص کو ملاقات کا ٹائم دیتے تو ملنے میں وہ ایک منٹ بھی تاخیر نہ کرتے۔

☆۔آپ نے عملی سیاست میں حصہ نہیں لیا۔سیاست انہیں قطعاً پسند نہیں تھی۔گو بہت سے ملکی سیاستدان آپ کے ذاتی دوست اور کلاس فیلو رہ چکے ہیں مگر انہوں نے اپنے والد امیر آف بہاول پور نواب محمد عباس خان عباسی کے انتقال پر تعزیت کیلئے آنے والے اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف کو آرمی گراؤنڈ ڈیرہ نواب صاحب میں ریسیو کیا تھا اور انہیں اپنے ساتھ کار میں صادق گڑھ پیلس لے گئے تھے جہاں نواب صلاح الدین عباسی سے میاں نواز شریف نے تعزیت کی تھی۔علاوہ ازیں پرنس فلاح الدین عباسی کو **41** سال کے طویل عرصہ میں صادق گڑھ پیلس میں عمران خان کے ساتھ ملاقات کرتے ہوئے دیکھا گیا جب وہ **1992** میں عالمی کرکٹ کپ جیتنے کے بعد صادق گڑھ پیلس آئے تھے۔عمران خان ایچی سن کالج لاہور میں پرنس فلاح الدین عباسی کے ساتھ زیر تعلیم رہے اور اپنی کتاب میں بھی انہوں نے پرنس فلاح الدین عباسی سے اپنی دوستی کا ذکر کیا ہے۔نواز شریف اور عمران خان کے علاوہ پرنس فلاح الدین عباسی کو سابق وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی سے صادق گڑھ محل میں ملاقات کرتے ہوئے دیکھا گیا جو ویسے بھی رشتے میں ان کے پھوپھا تھے۔مخدوم شاہ محمود قریشی چونکہ پرنس فلاح الدین عباسی کے ہم زلف ہیں اس لیے وہ اکثر و بیشتر رشتہ داری کے ناطے اسلام آباد میں ان کی اقامت گاہ میں قیام کرتے تھے مگر پرنس فلاح الدین عباسی نے زندگی بھر کسی سیاسی جماعت میں شمولیت اختیار نہیں کی۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی کو شہرت حاصل کرنے کا شوق نہیں تھا۔وہ میڈیا سے دور بھاگتے تھے اور اخبار نویسوں سے ملاقات سے بھی گریز کرتے تھے۔صادق گڑھ پیلس میں **30** سالہ لگاتار قیام کے دوران انہوں نے اپنی صرف ایک تصویر "نوائے احمد پور شرقیہ" میں اشاعت کیلئے دی اور وہ بھی بڑے پس و پیش کے بعد کہ نوائے احمد پور شرقیہ نے اس تصویر کو آپ کے والد گرامی نواب محمد عباس خان عباسی کی برسی کے موقع پر خصوصی اشاعت میں شائع کرنا ہے تاہم انہوں اپنے والد نواب محمد عباس عباسی اور دادا نواب سر صادق محمد خان عباسی کی درجنوں نایاب تصاویر نوائے احمد پور شرقیہ کو اشاعت کیلئے مہیا کیں۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی درد دل رکھنے والی شخصیت تھے۔وہ اپنے ملازمین کا خاص خیال رکھتے تھے اور ان کی ضرورتیں بھی پوری کرتے تھے۔ڈیرہ نواب اور قرب و جوار کے سینکڑوں غریب لوگوں کے علاج معالجہ اور غریب بچیوں کی شادی بیاہ کے اخراجات کیلئے وہ اس طرح مدد کرتے تھے کہ کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی سے **41** سالہ رفاقت میں یہ محسوس کیا گیا کہ انہیں اپنی خاندانی عظمت کا انتہائی احساس ہے انہوں نے عمر بھر اپنے سر پر خاندانی ترکی ٹوپی اور جسم پر شیروانی زیب تن کیے رکھی۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی کو ڈیراور میں اپنے بزرگوں کی قبروں کا بھی بڑا خیال تھا۔انہوں نے لندن اور امریکہ میں زیر علاج رہتے ہوئے اپنے بھتیجے پرنس بہاول عباس خان عباسی کو ہدایت کی کہ وہ قبروں کا خاص خیال رکھیں اور مزارات کے دروازوں کی تعمیر و مرمت کروائیں۔مزید برآں اپنے والد نواب محمد عباس خان عباسی کے انتقال کے بعد انہوں نے مجھے فون کر کے کہا کہ مجھے ایک کاتب **Arrange** کر کے دو تاکہ میں اپنے والد گرامی کی قبر پر قرآنی آیات کندہ کرا سکوں۔چنانچہ میں نے بہاول پور کے مشہور کاتب محمد اشفاق کا نام تجویز کیا اور انہیں ان کے پاس بھجوایا۔محمد اشفاق نے ڈیراور کے شاہی قبرستان میں نواب محمد عباس خان عباسی کی قبر پر قرآن آیات لکھیں۔پرنس فلاح الدین عباسی کاتب محمد اشفاق کی تحریر پر بہت خوش ہوئے اور اسے بڑے انعام و اکرام سے نوازا۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی کو اپنے عظیم المرتبت والد نواب محمد عباس خان عباسی، والدہ محترمہ اور بڑے بھائی نواب صلاح الدین عباسی سے بے حد پیار تھا۔وہ نواب صلاح الدین عباسی کو ہمیشہ ان کی موجودگی یا غیر موجودگی میں "سرکار" کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔مدیر "نوائے احمد پور شرقیہ" کو امریکا سے اپنی علالت کے دوران بھجوائی گئی متعدد ای میلز میں انہوں نے نواب صلاح الدین عباسی کو "سرکار" لکھ کر مخاطب کیا ہے۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی اپنی اہلیہ محترمہ کو بھی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے چاہتے تھے جنہوں نے ان کی چار سالہ علالت کے دوران ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔باوجود اس کے کہ آپ کی اہلیہ محترمہ انتہائی اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں اور لاہور کے معروف گھرانے سے ان کا تعلق ہے۔یہ ان کا اپنی اہلیہ محترمہ سے پیار تھا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنی قبر لاہور میں تیار کرائی جس کا علم ان کے چند نجی ملازموں کو تھا۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی نے اپنے عالم شباب کے **30** برس صادق گڑھ پیلس میں گزارے مگر اس دوران کبھی انہیں اونچی آواز میں قہقہہ لگا کر ہنستے نہیں دیکھا گیا۔ڈیرہ نواب صاحب اور قرب جوار میں کوئی بھی شخص ان کے ذاتی کردار کے بارے میں انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ان کی **67** سالہ زندگی ہر قسم کے سکینڈلز سے پاک وصاف رہی۔وہ مذہبی انسان تھے۔نماز و روزہ کے پابند تھے۔علالت کے دوران بھی وہ نماز تہجد کی ادائیگی کرتے رہے۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی **2002**ء میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے مگر انہیں اولاد کی نعمت نصیب نہ ہو سکی۔اس کے باوجود وہ صابر و شاکر رہے۔اپنی علالت کے دوران بھی وہ یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وسائل سے نوازا جس کے باعث وہ امریکہ اور برطانیہ کے جدید ہسپتالوں میں اپنا علاج و معالجہ کرا رہے ہیں۔

پرنس فلاح الدین عباسی کے والد گرامی
امیر آف بہاولپور نواب محمد عباس خان عباسی مرحوم
جن کا وصال 14 اپریل 1988ء کو کراچی میں ہوا

پرنس فلاح الدین عباسی..........خاندان عباسیہ کی غیر متنازعہ و غیر سیاسی شخصیت

راقم الحروف لاہور کے اپنے زمانہ طالبعلمی کے دوران نیشنل سٹوڈنٹس فیڈریشن اور پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن سے

نواب صلاح الدین عباسی

وابستہ رہا۔یہ امریکہ اور سوویت یونین کے مابین سرد جنگ کا زمانہ تھا جس کے اثرات پاکستان کے تعلیمی اداروں اور لیبر یونینوں سمیت ہر شعبہ زندگی پر محسوس کیے جاتے تھے۔تعلیمی ادارے "ایشیا سبز ہے" اور "ایشیا سرخ ہے" کے نعروں سے گونجتے رہتے تھے۔این ایس ایف اور پی ایس ایف کے نظریات کا علمبردار ہونے کے باعث راقم الحروف بھی سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کا کٹر مخالف تھا اور بائیں بازو سے وابستہ تھا۔بائیں بازو سے وابستہ ہونے کے باعث **1970**ء میں صوبہ بہاول پور بحالی کی تحریک کا مخالف بھی تھا جس کی قیادت خاندان عباسیہ سے دو شہزادے مامون الرشید عباسی اور سعید الرشید عباسی کر رہے تھے۔

1970ء کے عام انتخابات میں ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں پیپلز پارٹی پنجاب اور سندھ میں کلین سویپ کر گئی مگر صوبائی تحریک کے باعث بہاول پور میں اسے پذیرائی نہ مل سکی۔سقوط ڈھاکہ کے بعد بچے کھچے پاکستان میں پیپلز پارٹی کو

چند بھولی بسری یادیں..........احسان احمد سحر کے قلم سے

اقتدار مل گیا اور ذوالفقار علی بھٹو وزارت عظمیٰ کے منصب جلیلہ پر فائز ہو گئے۔راقم الحروف نے میٹرک کی تعلیم لاہور کے گلبرک ہائی سکول سے حاصل کی مگر والد محترم کیپٹن عبدالصمد خان کی فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد ہم احمد پور شرقیہ واپس آ گئے چنانچہ مجھے صادق عباس کالج ڈیرہ نواب صاحب میں فرسٹ ایئر کلاس میں داخل کرا دیا گیا جسے امیر آف بہاول پور نواب محمد عباس خان عباسی کے قائم کردہ "نواب سر صادق محمد خان ٹرسٹ" کے تحت چلایا جا رہا تھا۔ **1971**ء میں راقم الحروف نے صادق عباس کالج سے ایف اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا اور "رول آف آنر" سے نوازا گیا۔صادق عباس کالج سٹوڈنٹس یونین کے صدر حافظ محمد اسرائیل فاروقی تھے۔کالج کے پرنسپل مشہور ماہر تعلیم سید جی ایم شاہ مرحوم تھے جنہوں نے ایک دن ہم دونوں کو اپنے دفتر میں طلب کیا اور حکم صادر کیا کہ تقریب تقسیم اسناد کیلئے اعلیٰ حضرت نواب محمد عباس خان عباسی سے ملاقات کیلئے صادق گڑھ پیلس چلو تاکہ انہیں مہمان خصوصی کے طور پر باضابطہ طور پر دعوت دیں۔پرنسپل صاحب کے حکم سے انکار کی تاتو میں نے اور نہ ہی حافظ محمد اسرائیل فاروقی نے جرأت کی۔

چنانچہ اگلے روز جی ایم شاہ صاحب ہمیں اپنے ساتھ صادق گڑھ پیلس لے گئے۔ان دنوں صادق گڑھ پیلس کے شاہی دروازے سے کسی کو اندر داخل ہونے کی

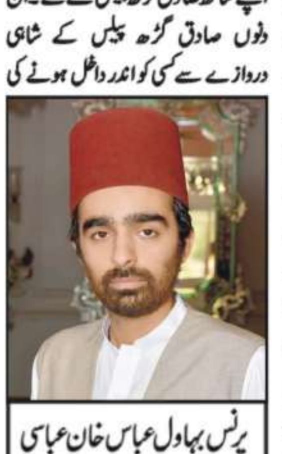

پرنس بہاول عباس خان عباسی

اجازت نہیں تھی۔"ہز ہائی نس باڈی گارڈ" کے چاق و چوبند دستے باری باری محل کے مختلف گیٹس پر ڈیوٹی کیلئے موجود رہتے تھے۔پرنسپل صاحب کی قیادت میں جانے والے کالج کے وفد کو "سعید پارک" جہاں ان دنوں ڈیرہ نواب صاحب کا گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ہے کے سامنے والے گیٹ سے محل میں لے جایا گیا۔محل میں کرنل اے کے خانزادہ مرحوم، کرنل اورنگزیب عباسی مرحوم، کیپٹن انور عباسی مرحوم، کرنل سعید امین گیلانی مرحوم، کرنل سلطان محمود کلاچی مرحوم، کیپٹن عبداللہ شوکت زیدی، حاجی محمد شریف، حاجی محمد حسن اور دیگر سٹاف افسران موجود تھے۔انگریز جنرل مارڈن کا ہمیں یاد نہیں کہ وہ دفتر میں موجود تھے کہ نہیں تاہم نصف گھنٹے کے انتظار کے بعد ہمیں نواب محمد عباس خان عباسی سے ملاقات کیلئے ان کے دفتر لے جایا گیا۔جونہی ہم دفتر داخل ہوئے اس کے چند لمحوں کے بعد نواب محمد عباس خان عباسی کے ساتھ ایک داڑھی والا خوبرو نوجوان بھی اندر آیا اور نواب محمد عباس خان عباسی کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا۔پرنسپل جی ایم شاہ مرحوم نے نواب محمد عباس خان عباسی سے استدعا کی کہ وہ صادق عباس کالج کے بانی کے طور پر کالج کی سالانہ تقریب اسناد میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرما کر طلباء کی حوصلہ افزائی کریں۔نواب محمد عباس خان عباسی نے پرنسپل صاحب کی قیادت میں ملنے والے وفد کی درخواست منظور کر لی۔اسی دوران شاہی آداب کے مطابق پرنسپل صاحب اور ہماری ٹھنڈے مشروبات سے

بقیہ اندر صفحہ نمبر 2

اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون

بقیہ: پرنس فلاح الدین عباسی.........خاندان عباسیہ کی غیر متنازعہ و غیر سیاسی شخصیت

تواضع کی گئی۔ پرنسپل سید جی ایم شاہ نے ہم دونوں کا تعارف نواب صاحب سے کروایا جبکہ نواب صاحب نے داڑھی والے نوجوان کا تعارف یہ کہہ کر ہم سے کرایا کہ یہ میرے چھوٹے صاحبزادے پرنس فلاح الدین عباسی ہیں جو ان دنوں امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔ پرنس فلاح الدین عباسی نے ہم تینوں سے رسمی علیک سلیک کی اور دونوں باپ بیٹے اندر مبارک محل چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ملٹری سیکریٹری کرنل سید امین شاہ گیلانی مرحوم نے پرنسپل سید جی ایم شاہ کو انگریزی زبان میں مخاطب ہو کر کہا کہ "سرکار اور ان کے شہزادے کیلئے ہم دو عدد کرسیاں صادق گڑھ پیلس سے بھجوا دیں گے"۔ چنانچہ اگلے روز تقریب کے انعقاد سے قبل شاہی محل سے شاہی موٹر خانہ کا ٹرک دو عدد قیمتی کرسیاں کالج چھوڑ گیا۔ شام کو مقررہ وقت پر صادق عباس کالج کے سبزہ زار پر تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی جس میں نواب محمد عباس خان عباسی کے ساتھ ان کے چھوٹے صاحبزادے پرنس فلاح الدین عباسی بھی جلوہ افروز ہوئے۔ نواب محمد عباس عباسی نے راقم الحروف کو اعلیٰ کارکردگی پر "رول آف آنر" دیا جبکہ کالج انتظامیہ کی جانب سے شیکسپیئر کی کتب کا تحفہ بھی دیا گیا۔ تقریب میں پرنس فلاح الدین عباسی خاموش بیٹھے رہے اور تقریب کے اختتام پر اپنے والد گرامی کے ساتھ واپس محل میں چلے گئے۔ بعد ازاں ریلوے اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب پر نواب بہاول پور کی خصوصی انتظار گاہ اور سیلون سے پرنس فلاح الدین عباسی کو ایک دو مرتبہ شام کے وقت خیبر میل کے ذریعے کراچی جاتے ہوئے دیکھا جنہیں مشہور نعت خوان ملک عبدالمصطفیٰ سعیدی کے والد ملک غلام محمد مرحوم اور دیگر ملازمین الوداع کہنے کیلئے آتے تھے۔

سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اپنے دور اقتدار میں **70** سے زائد غیر ممالک کے سفیروں اور ان کی بیگمات کے ہمراہ پہلی مرتبہ صادق گڑھ پیلس آئے تو ان دنوں پرنس فلاح الدین عباسی عین عالم شباب میں ہمیں نظر آئے اور وہ صادق گڑھ پیلس میں دیئے گئے پرتکلف ظہرانے میں اپنے والد نواب محمد عباس خان عباسی کے پہلو میں موجود تھے۔ **1975**ء میں خاندان عباسیہ میں جائیداد کے تنازعے کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے صادق گڑھ پیلس کے سربمہر کر دیا جس کے باعث عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ ہزاروں افراد بہاول پور ڈویژن کے طول و عرض میں سڑکوں پر نکل آئے۔ بہاول پور کے اخبارات نے پیپلز پارٹی کی حکومت کے خلاف اور شہ سرخیوں کے ساتھ خبریں شائع کیں۔ چنانچہ بھٹو حکومت نے فوری ردعمل دیکھتے ہوئے U ٹرن لیا۔ صادق گڑھ پیلس کو کھول دیا گیا اور نواب محمد عباس خان عباسی گورنر پنجاب کے عہدے پر فائز کر دیئے گئے۔ صادق گڑھ پیلس کے سربمہر کیے جانے کے وقت راقم الحروف پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کا نائب صدر اور پی ایس ایف کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا رکن تھا۔ ہم نے بھی رائے عامہ کا ساتھ دیا اور پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ صادق گڑھ پیلس کو سربمہر کرنے کا فیصلہ واپس لے۔ ان دنوں بحیثیت طالبعلم لیڈر راقم الحروف کی نواب محمد عباس خان عباسی کے ولی عہد پرنس صلاح الدین عباسی سے تواتر سے ملاقاتیں ہوتی رہیں اور ان کی دلآویز شخصیت نے مجھے ان کا گرویدہ بنا دیا۔

پرنس فلاح الدین عباسی **1976**ء میں اپنے بڑے بھائی نواب صلاح الدین عباسی کے ہمراہ کراچی سے خیبر میل کے ذریعے ڈیرہ نواب صاحب آئے۔ ان دنوں آپ دونوں کے والد گورنر پنجاب کے عہدے پر فائز تھے جبکہ نواب صلاح الدین عباسی نے پاکستان سوشل ایسوسی ایشن کی داغ بیل ڈالی ہوئی تھی جس کی بہاول پور ڈویژن کی طول و عرض میں تین سو سے زائد شاخیں قائم ہو چکی تھیں۔ کیپٹن عبداللہ شوکت، لیفٹیننٹ محمد ایاز خان مرحوم، راقم الحروف اور پی ایس ایف کے دیگر عہدیداران کارروں کے قافلے کے ذریعے صادق آباد گئے جہاں رات کو ہم نے ریسٹ ہاؤس میں قیام کیا تاکہ اگلے روز صبح ریلوے اسٹیشن صادق آباد پر خیبر میل میں نصب اس سیلون میں سوار ہو سکیں جس میں نواب صلاح الدین عباسی کے ہمراہ پرنس فلاح الدین عباسی ڈیرہ نواب صاحب تشریف لا رہے تھے۔ خیبر میل مقررہ وقت پر صادق آباد ریلوے اسٹیشن پر پہنچی۔ چنانچہ جونہی ہم خصوصی سیلون میں داخل ہوئے تو نواب صلاح الدین عباسی نے اپنے چھوٹے بھائی پرنس فلاح الدین عباسی سے میرا خصوصی تعارف کروایا۔ انہوں نے یہ کہہ کر مجھے پہچان لیا کہ میں ان سے پہلے محل میں ملاقات کر چکا ہوں۔ غالباً ان کا اشارہ کالج کی تقریب کی طرف تھا جس کی دعوت دینے ہم انہیں پانچ سال قبل محل میں دینے گئے تھے۔ نواب صلاح الدین عباسی نے اپنے چھوٹے بھائی پرنس فلاح الدین عباسی کو بتایا کہ راقم الحروف پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کے بانیوں میں شامل ہے چنانچہ پرنس فلاح الدین عباسی نے پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کی تنظیم اس کے اغراض و مقاصد اور منشور کے حوالے سے سوالات کیے اور یوں اس گپ شپ میں تین گھنٹوں کا سفر آنا فاناً طے ہو گیا۔ ریلوے اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب پر خیبر میل رکی تو ریلوے اسٹیشن کا پلیٹ فارم پرنس صلاح الدین عباسی زندہ آباد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ ریلوے اسٹیشن پر پاکستان سوشل ایسوسی ایشن، پاکستان پیپلز پارٹی کے سینکڑوں کارکنوں کے علاوہ پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کے درجنوں کارکن ان کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ ہمارے انتظامات کے مطابق نواب صلاح الدین عباسی اور پرنس فلاح الدین عباسی کا ریلوے اسٹیشن کے بعد چوک منیر شہید، قینچی موڑ، چوک عباسیہ، صادق عباس کالج اور شاہی عیدگاہ ڈیرہ نواب صاحب کے سامنے طلباء نے نعرے لگا کر شاندار استقبال کیا اور ان کی کار پر گل پاشی کی۔

پرنس فلاح الدین عباسی کو پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کی جانب سے ملنے والے شاندار استقبال نے بے حد متاثر کیا چنانچہ انہوں نے میرے ساتھ دلی شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے صادق گڑھ پیلس آنے کیلئے کہا۔ چنانچہ راقم الحروف روزانہ شام کو سائیکل پر سوار ہو کر صادق گڑھ پیلس جانے لگا۔ پرنس فلاح الدین عباسی ان دنوں اپنی سینکڑوں ایکڑ بنجر اراضی کو کاشت کرنے، نئے ٹیوب ویل لگانے اور باغات کی حالت کو بہتر بنانے کے اقدامات کر رہے تھے۔ وہ مجھے اپنے ساتھ اپنی جیپ پر بٹھاتے۔ نرسری، نولکھا، حکیم، نادر اور دیگر باغات میں ساتھ لے جاتے۔ اسی دوران وہ ملکی حالات پر تبادلہ خیال کرتے اور میرا مؤقف جاننے کی کوشش کرتے۔ ان کا یہ بھی معمول تھا کہ وہ میرے ساتھ محل میں کم از کم پیدل ایک گھنٹے تک روزانہ چکر بھی لگاتے تھے۔ انہوں نے صادق گڑھ پیلس میں تین عشرے گزارے۔ اس طویل عرصے میں تقریباً روزانہ ان سے ملاقات ہوتی تھی اور اگر کبھی ملاقات نہ بھی ہوتی تو ان سے ٹیلیفون پر تبادلہ خیال ہو جاتا تھا۔

قبل ازیں **1977**ء کے عام انتخابات میں نواب صلاح الدین عباسی نے بہاول پور شہر کی قومی نشست سے پہلی مرتبہ الیکشن لڑا اور بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ نور محل میں جو ان دنوں پاک فوج کے تصرف میں ہے انتخابی کیمپ قائم کیا گیا جہاں نواب صلاح الدین عباسی، پرنس فلاح الدین عباسی، کیپٹن عبداللہ شوکت زیدی اور دیگر سٹاف ممبران کے علاوہ راقم الحروف بھی ڈیڑھ ماہ تک الیکشن کمپین کیلئے ٹھہرے۔ پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کے انچارج کے طور پر مجھے بھی پیپلز پارٹی کی ہائی کمان نے طلباء سرگرمیوں کو منظم کرنے کیلئے ذمہ دار مقرر کیا تھا۔ راقم الحروف کو نور محل میں رہائشی کمرہ دیا گیا اور الیکشن کمپین کیلئے ایک جیپ فراہم کی گئی۔ راقم الحروف نے بہاول پور یونیورسٹی، قائداعظم میڈیکل کالج اور دیگر تعلیمی اداروں میں نواب صلاح الدین عباسی کی حمایت میں طلباء کو متحرک کیا اور بہاول پور شہر کے مختلف مقامات پر ان کی کارنر میٹنگز کرائیں۔ پرنس فلاح الدین عباسی نور محل میں موجود رہ کر تمام سرگرمیوں کو مانیٹر کرتے تھے اگرچہ وہ خود کسی بھی جلوس میں شریک نہیں ہوتے۔ ہفتے کی شام نواب صلاح الدین عباسی، پرنس فلاح الدین عباسی، کیپٹن عبداللہ شوکت، ضرار لاشاری کے والد یسین لاشاری اور راقم الحروف ایک جیپ میں سوار ہو کر شام کو ڈیرہ نواب صاحب آتے چنانچہ رات کو اپنے اپنے گھروں میں قیام کرنے کے بعد اگلے روز ہم سب الیکشن کمپین کیلئے واپس بہاول پور چلے جاتے۔

14 اپریل **1988**ء کو امیر آف بہاول پور نواب محمد عباس خان عباسی کراچی میں انتقال کر گئے۔ نواب صلاح الدین عباسی اپنے والد گرامی کے ساتھ ہسپتال میں موجود تھے جبکہ پرنس فلاح الدین عباسی صادق گڑھ پیلس ڈیرہ نواب صاحب میں تھے۔ راقم الحروف کو ٹیلیفون پر نواب محمد عباس خان عباسی کے انتقال کی خبر دی گئی چنانچہ میں فوراً صادق گڑھ پیلس پہنچا تو سفید کوٹھی کے باہر کھلے سبزہ زار پر پرنس فلاح الدین عباسی سینکڑوں افراد کے ہمراہ موجود تھے جو ان سے تعزیت کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے جب راقم الحروف وہاں پہنچا تو پرنس فلاح الدین عباسی کھڑے ہو گئے اور مجھ سے گلے مل کر زار و قطار رونے لگے۔ قبل ازیں انہوں نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ اسی طرح **1984**ء میں صادق گڑھ پیلس کے سربمہر کیے جانے کے وقت راقم الحروف انگریزی اور اردو اخبارات میں جاندار رپورٹنگ کی جس پر بہاول پور کا ایک سابق کمشنر راقم الحروف سے ناراض ہوا اور اس نے میری گرفتاری کیلئے ایس پی بہاول پور کو حکم بھی دے دیا مگر اس پر بوجوہ عملدرآمد نہ ہو سکا۔ سید اکبر مقبول زیدی اس امر کے گواہ ہیں کہ میں نے مغل ہوٹل پر جیل جانے کیلئے بریف کیس میں اپنے کپڑے ڈال رکھے تھے۔ یہ ضیاء الحق کا زمانہ تھا۔ نواب محمد عباس خان عباسی اپنی علالت کے باعث وفاقی وزارت چھوڑ چکے تھے۔ پرنس فلاح الدین عباسی اکیلے مبارک محل موجود تھے۔ پولیس کی بھاری حفاظتی نفری کی موجودگی میں شاید میں اکیلا شخص تھا جو ان سے ملنے روزانہ محل آتا تھا اور پرنس فلاح الدین عباسی راقم الحروف کے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا رہنے سے بہت خوش تھے اور وہ اکثر اظہار کرتے تھے کہ راقم الحروف نے ہمیشہ ان کے خاندان کا ساتھ دیا۔

2002ء میں پرنس فلاح الدین عباسی رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ ان کی شادی خانہ آبادی لاہور کے انتہائی معزز اور تعلیم یافتہ خاندان میں ہوئی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ مخدوم شاہ محمود قریشی کی خواہر نسبتی ہیں۔ شادی سے قبل پرنس فلاح الدین عباسی نے اسلام آباد میں اپنی نئی رہائش گاہ تعمیر کرائی تھی چنانچہ وہ شادی کے بعد اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ وہاں مستقل طور پر رہائش پذیر ہو گئے۔ قبل ازیں نواب صلاح الدین عباسی بھی اسلام آباد میں اپنا "بہاول پور ہاؤس" تعمیر کرا چکے تھے اور آپ کی والدہ محترمہ ہر ہائی نس بیگم صاحبہ امیر آف بہاول پور کی اقامت گاہ بھی بہاول پور ہاؤس کے ساتھ تعمیر کر دی گئی تھی اور انہیں بھی ملیر کراچی کی رہائش گاہ سے وہاں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

2002ء سے **2012**ء تک پرنس فلاح الدین عباسی جب بھی صادق گڑھ پیلس تشریف لائے تو وہ محل سے ڈرائیور نذیر کو اپنی گاڑی بھیج کر راقم الحروف کو ملاقات کیلئے بلواتے اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کرتے۔ اس کے باوجود بھی تقریباً ہفتے میں ایک مرتبہ ٹیلیفون پر گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

یہ غالباً **2012**ء کی آخری سہ ماہی تھی کہ انہوں نے راقم الحروف کو فون پر بتایا کہ مجھے پیشاب کی شکایت نے پریشان کر رکھا ہے۔ اسلام آباد کے ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ کوئی مسئلہ نہیں۔ آٹھ ماہ تک پرنس فلاح الدین عباسی اسلام آباد اور لاہور کے ڈاکٹروں کے پاس چکر لگاتے رہے مگر انہیں افاقہ نہ ہوا اور کوئی بھی ڈاکٹر ان کے مرض کی صحیح تشخیص نہ کر سکا چنانچہ مجبوراً وہ اپنے طبی معائنہ کیلئے **2013**ء میں لندن گئے جہاں ڈاکٹروں نے میڈیکل ٹیسٹ کرنے کے بعد انکشاف کیا کہ وہ پراسٹیٹ کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ لندن کے جدید ترین ہسپتال میں ان کا مہنگا ترین علاج جاری رہا مگر افاقہ نہ ہونے پر انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ نیویارک (امریکہ) کا رخ کیا جہاں وہ کئی ماہ تک زیر علاج رہے۔ اس طرح پرنس فلاح الدین عباسی تین سال سے زائد عرصے تک امریکہ اور برطانیہ میں کینسر کے خلاف بہادری سے جنگ لڑتے رہے۔ وہ انتہائی مضبوط اعصاب کے مالک تھے۔ لندن میں تو راقم الحروف موبائل پر ان کی خیریت دریافت کرتا رہتا تھا اور وہ خود بھی راقم الحروف کو فون کر کے اپنی خیریت کے بارے میں وقتاً فوقتاً آگاہ کرتے رہتے تھے مگر امریکہ میں راقم الحروف کا پرنس فلاح الدین عباسی سے رابطہ ای میل کے ذریعے ہوتا تھا اور آج بھی راقم الحروف کے کمپیوٹر میں ان کی ایک درجن سے زائد ای میلز موجود ہوں گی جو انہوں نے مجھے نیویارک (امریکہ) سے بھیجی تھیں۔

27 اپریل **2015**ء کو راقم الحروف کو ہارٹ اٹیک ہوا اور پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں راقم الحروف کی انجیوگرافی کے بعد سٹنٹ ڈالا گیا تو پرنس فلاح الدین عباسی بہت فکر مند ہوئے۔ انہوں نے متعدد مرتبہ راقم الحروف کو فون کر کے خیریت دریافت کی اور ہمیشہ راقم الحروف کو تلقین کرتے رہے کہ میں اپنے ڈاکٹر کے پاس مقررہ وقت پر جاؤں اور باقاعدہ طبی معائنہ کرواتا رہوں۔ علاوہ ازیں انہوں نے مجھے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ اس دوران پرنس فلاح الدین عباسی ایک مرتبہ برطانیہ سے مختصر عرصے کیلئے اسلام آباد تشریف لائے تو میرے لیے لندن سے ایک سفید رنگ کی خوبصورت جرسی کا تحفہ کوریئر کے ذریعے میرے گھر بھجوایا جو ان کی مجھ سے محبت اور پیار کا مظہر ہے۔ **9** اپریل **2016**ء کو انتقال سے دس روز قبل میرا فون پر ان سے آخری بار لندن رابطہ ہوا جس میں ان کا کہنا تھا کہ اب میرے جسم پر کوئی دوائی اثر نہیں کر رہی۔ ٹرائل ختم ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود وہ یہ کہہ رہے تھے کہ مجھے اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے۔ موت کا ایک دن معین ہے جس دن آئے گی کوئی بچا نہیں سکتا۔ انہوں نے راقم الحروف سے اپنی آخری گفتگو میں میری قطر میں میڈیا کانفرنسز میں شرکت کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھا جس پر میں حیران ہوا کہ انہیں کس نے یہ بتایا ہے۔ میرے استفسار پر کہنے لگے کہ "سرکار نواب صلاح الدین عباسی" نے اس کا مجھے ذکر کیا ہے جو میری مزاج پرسی کیلئے لندن میں آئے ہوئے ہیں۔

آج پرنس فلاح الدین عباسی کو مرحوم لکھتے ہوئے ذہن و قلم میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ راقم الحروف کو یقین نہیں آ رہا کہ وہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں۔ میرا ان سے **41** سالہ دیرینہ تعلق تھا جو مستقل اب ٹوٹ گیا ہے۔ وہ غیر سیاسی و غیر متنازعہ شخصیت تھے۔ میں نے چار عشروں میں انہیں کبھی کسی کے خلاف بات کرتے ہوئے نہیں سنا۔ وہ اپنے بڑے بھائی نواب صلاح الدین عباسی کا دل و جان سے احترام کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کوئی انہیں ان سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔ بیماری کے عرصے میں امریکہ سے بھیجی گئی اپنی ای میلز میں پرنس فلاح الدین عباسی نے اپنے بڑے بھائی کا ذکر بڑے احترام سے کیا۔ وہ ہمیشہ انہیں "سرکار" کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ اس طرح وہ اپنے بھتیجے پرنس بہاول عباس خان عباسی کیلئے بھی انتہائی نیک خیالات رکھتے تھے۔ انہوں نے راقم الحروف کو بتایا کہ میں پرنس بہاول عباس خان عباسی کو تلقین کی ہے کہ ڈیراور میں اپنے بزرگوں کی قبروں کا خیال کرو۔ دروازوں اور مزارات کی تعمیر و مرمت کرواو کیونکہ ان بزرگوں کی وجہ سے ہمیں بہت کچھ ملا ہے۔ پرنس فلاح الدین عباسی کو اپنی والدہ محترمہ سے بہت محبت تھی۔ اپنی علالت کے دوران انہوں نے اپنی والدہ محترمہ کو راضی کیا کہ وہ اسلام آباد سے لاہور منتقل ہو جائیں کیونکہ نواب صلاح الدین عباسی اور ان کے اہل خانہ زیادہ وقت لاہور میں گزارتے ہیں۔ پرنس فلاح الدین عباسی روزانہ لندن اور امریکہ سے اپنی والدہ محترمہ کو فون کر کے ان کی خیریت دریافت کرتے تھے۔ چند ماہ قبل آپ کی والدہ محترمہ طبی معائنہ کیلئے لندن تشریف لے گئیں چنانچہ آپ شام کو روزانہ پیدل اپنی والدہ محترمہ کے پاؤں چھونے کیلئے جاتے تھے جن کی اقامت گاہ پرنس فلاح الدین عباسی کی رہائش گاہ سے سو میٹر سے کم فاصلے پر تھی۔ پرنس فلاح الدین عباسی کی علالت کے دوران ان کی اہلیہ محترمہ کے کردار کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے ایک مرتبہ راقم الحروف سے کہا کہ اگر یہ میرا ساتھ نہ دیتیں تو میں کب کا مر چکا ہوتا لیکن ان کا کہنا تھا کہ میں اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو متعدد مرتبہ برملا یہ سب کچھ کہہ چکا ہوں۔ پرنس فلاح الدین عباسی نے علالت کے باعث لندن میں اپنا ایک اپارٹمنٹ بھی خریدا تھا اور دیگر جائیدادیں بھی خریدی تھیں۔ گو ان کی شادی کو کم و بیش **14** سال کا عرصہ بیت گیا مگر وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہے۔ **41** سال کی طویل رفاقت میں انہوں نے کم و بیش اپنی ذاتی زندگی، خاندانی امور اور دیگر معاملات کے بارے میں مجھ سے کافی حد تک شیئر کیا جو ان کا مجھ پر اعتماد کا مظہر تھا۔ یہ آف دی ریکارڈ گفتگو صحافتی تقاضوں کے مطابق شائع نہیں کی جا سکتیں۔

آج ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد پیش ہو چکا ہے۔ پرنس فلاح الدین عباسی نے اپنی زندگی میں یہ وصیت کی تھی کہ انہوں انتقال کے بعد لاہور میں سپرد خاک کیا جائے۔ انہوں نے اپنی آخری آرام گاہ کیلئے جگہ کا بھی زندگی میں انتخاب کر لیا تھا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی حضورﷺ کے صدقے پرنس فلاح الدین عباسی کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور نواب صلاح الدین عباسی، ان کی والدہ محترمہ ہر ہائی نس بیگم محترمہ امیر آف بہاول پور، دونوں ہمشیرگان اور اہلیہ محترمہ کے علاوہ ان کے بھتیجے پرنس بہاول عباس خان عباسی کو یہ صدمہ جانکاہ برداشت کرنے کی ہمت عطا کرے۔ (آمین)

پرنس فلاح الدین عباسی مرحوم کی نویں برسی آج لاہور میں منائی جائے گی

ڈیرہ نواب صاحب (نمائندہ خصوصی) امیر آف بہاولپور نواب صلاح الدین عباسی کے چھوٹے بھائی اور سابق گورنر پنجاب نواب محمد عباس خان عباسی مرحوم امیر آف بہاولپور کے چھوٹے صاحبزادے پرنس فلاح الدین عباسی مرحوم کی نویں برسی آج منائی جائے گی - تفصیلات کے مطابق ڈیفنس لاہور میں نواب صلاح الدین عباسی کی اقامت گاہ پر ان کے چھوٹے بھائی پرنس فلاح الدین عباسی مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور قرآن خوانی ہوگی نیز شرکا میں طعام تقسیم کیا جائے گا - تفصیلات کے مطابق امیر آف بہاولپور نواب صلاح الدین عباسی اور ولی عہد پرنس بہاول عباس خان عباسی اور خاندان کے دیگر افراد لاہور کے قبرستان میں پرنس فلاح الدین مرحوم کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھائیں گے اور فاتحہ خوانی کریں گے

خیال رہے کہ پرنس فلاح الدین عباسی نو اپریل کو برطانیہ میں انتقال کر گئے تھے جہاں وہ لندن کے علاوہ امریکہ کے شہر نیو یارک میں تین برس زیر علاج رہے - انہیں کینسر کا عارضہ لاحق تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ پرنس فلاح الدین عباسی کی عمر 67 برس تھی انہوں نے ایچی سن کالج لاہور اور امریکہ کی کارنل یونیورسٹی سے اعلی تعلیم حاصل کی تھی - پرنس فلاح الدین عباسی مرحوم کی وصیت کے مطابق انکے جسد خاکی کو لاہور کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا جہاں انہوں نیا اس قبرستان میں اپنے لیے ایک قطعہ اراضی خریدا تھا

لاہور: نواز شریف سے بائنس کے بانی چانگ پنگ ژاؤ کی ملاقات

لاہور (یو این پی) مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں نواز شریف سے سب بڑی عالمی کرپٹو کرنسی ایکسچینج بائنس کے بانی اور سابق سی ای او چانگ پنگ ژاؤ نے ملاقات کی ہے، اس موقع پر ملک میں ڈیجیٹل اکانومی پر تبادل خیال اور اختراعی علوم کے ذریعے ترقی کے ویژن کو اپنانے پر اتفاق کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز اور پاکستان کرپٹو کونسل کے سی ای او بلال بن ثاقب بھی ملاقات میں موجود تھے، نواز شریف اور وزیر اعلیٰ مریم نواز نیچانگ پنگ ژاؤ کے پاکستان کرپٹو کونسل کے اسٹریٹجک ایڈوائزر کے طور پر تقرر کا خیر مقدم کیا۔ ملاقات میں ڈیجیٹل اثاثہ جات اور فیوچر ٹیکنالوجی میں نوجوانوں کی شراکت کے امور پر بھی گفتگو کی گئی، چانگ پنگ ژاؤ نے ابھرتی ہوئی بلاک چین ٹیکنالوجی اور گلوبل انٹر پرینیور شپ کے امکانات سے آگاہ کیا۔ صدر مسلم لیگ (ن) نواز شریف نے کہا کہ پاکستان اختراعی تبدیلیوں کا شراکت دار بننے کے لیے تیار ہے، پاکستان کو دور جدید کے تقاضوں کے مطابق تیز ی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو اپنانا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ نوجوانوں کو آئی ٹی اسکلز سکھا کر عالمی ڈیجیٹل مارکیٹ کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ اس موقع پر وزیر اعلی پریم نواز نے کہا کہ پنجاب مستقبل کی ٹیکنالوجیز کو اپنانے کے لیے بالکل تیار ہے، ہماری پوری توجہ نالج بیسڈ ٹیکنالوجی پر مرکوز ہے، نالج بیسڈ ٹیکنالوجی نئی جنریشن کو اختراعی اور ڈیجیٹل انٹر پرائز کی راہ گامزن کرے گی۔ بائنس کے بانی چانگ پنگ ژاؤ نے شاندار میزبانی مسلم لیگ (ن) قائد محمد نواز شریف کا شکریہ ادا کیا اور ڈیجیٹل علوم میں پاکستانی نوجوانوں کی صلاحیتوں کو سراہا۔

اوپن ڈیفنس

بہاول پور (پ ر) انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے پی ایچ ڈی سکالر محمد ذیشان عابد کے تحقیقی مقالے کا اوپن ڈیفنس مورخہ 10 اپریل 2025 دن 11 بجے انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری بغداد الجدید کیمپس میں منعقد ہوگا۔ محمد ذیشان عابد نے اپنا تحقیقی مقالہ سپروائزر ڈاکٹر اعجاز حسین کی زیر نگرانی مکمل کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر نجم الحق انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل سائنس بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان بطور بیرونی ممتحن شرکت کریں گے۔ اساتذہ طلبہ و طالبات اور ایم فل پی ایچ ڈی سکالرز کو شرکت کی دعوت عام ہے۔

☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پبلشر
احسان احمد سحر
پرنٹر
نسیم اختر
مطبع
گردیزی پرنٹنگ پریس، بہاولپور
مقام اشاعت
535-536 سرور شاہ سٹریٹ احمد پور شرقیہ

صادق گڑھ پیلس ڈیرہ نواب صاحب میں پرنس فلاح الدین عباسی مرحوم کی 2016 میں منعقدہ تقریب قل خوانی کی ایک تصویر، نواب صلاح الدین عباسی غمزدہ حالت میں دکھائی دے رہے ہیں جب کے ان کے دائیں جانب صاحبزادہ عزیز الرشید عباسی اور بائیں جانب پرنس بہاول عباس خان عباسی اور صاحبزادہ محمد عمر خان عباسی موجود ہیں۔

پرنس فلاح الدین عباسی کی 27 اکتوبر 2014 کو نیویارک (امریکہ) سے مدیر احسان احمد سحر کو ارسال کی گئی ای میل جس میں انہوں نے اپنے علاج معالجہ کے بارے میں تحریر کرنے کے علاوہ یہ ذکر بھی کیا ہے کہ "سرکار" نواب صلاح الدین عباسی ان سے مسلسل رابطے میں ہیں

« Back to Search results | More Actions... | Go | ‹ Newer 36 of about 74 Older

Print | New window

(no subject) Inbox

Falahuddin Abbasi <a.falahuddin@gmail.com> | Mon, Oct 27, 2014 at 6:04 AM
To: Ehsan Ahmed Sehar <ehsan.sehar@gmail.com>

Reply | Reply to all | Forward | Print | Delete | Show original

Ehsan assalamoalaikum,

I am sorry to have not written to you sooner. My treatment is underway at the Sloan Kettering Cancer hospital in New York. I had my first cycle of chemo therapy about three weeks ago, the second is scheduled for the 31st. of October. Overall I am feeling much better as the pain I was experiencing has improved considerably because of the radiotherapy I received in London.

I appear to be in competent hands and they are using a combination of two drugs instead of one, the results of which will become apparent at the end of nine weeks. If, Inshallah, this treatment works then I will require a further three cycles of the same chemo, three weeks apart.

We are fortunate to have friends and family in the city who look after us. Other than that I prefer being in London to New York and I am looking into moving back to London, at a later date, if I can receive the same treatment over there.

Sarkar keeps in constant touch with me and, at least, I read the front pages of the news papers from Pakistan.

I hope you are keeping well and thank you for your prayers and support at this very difficult time in my life.

With my best wishes,

Falahuddin

آپ کے معیار کے مطابق ہر قسم کی بہترین ورائٹی

نیو نشاط

ایک دام

کلاتھ ہاؤس

ڈیلر: گل احمد، الکرم، ڈیسنٹی، فردوس کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔

میاں محمد عمر

0331-7567242

تحصیل بازار احمد پور شرقیہ

ورائٹی اور معیار ہماری پہچان

ایک دام

نشاط فیبرکس

ڈیلر: گل احمد، الکرم، ڈیسنٹی، فردوس کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔

پروجیکٹ آف میاں خالد اینڈ سنز

حافظ محمد بلال 0332-6263802

بالمقابل رسول پلازہ ڈیرہ نواب روڈ احمد پور شرقیہ

ہر موسم کی تمام معیاری کمپنیوں کی گارمنٹس ورائٹی

بابا، بے بی لیڈیز اینڈ جینٹس

آپ کے ذوق کے عین مطابق دستیاب ہے۔

ایک دام

نشاط آؤٹ فٹ

ڈیلر: آکسفورڈ، بونینزہ

جنگو پلازہ ڈیرہ نواب روڈ احمد پور شرقیہ

میاں حمزہ خالد

0300-4655291

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن و بہاولپور بورڈ سے الحاق شدہ

Muslim Public High School

مسلم پبلک ہائی سکول

(بوائز اینڈ گرلز)

پرنسپل: محمد اسماعیل فاروقی

ایم اے ایل ایل بی

0300-8884846

کچہری روڈ احمد پور شرقیہ

EFA School System

ایفا سکول سسٹم

نرسری تا نہم

پنجاب گروپ آف کالجز کا تعلیمی منصوبہ

پرنسپل: محمد سلیمان فاروقی

نزد پنجاب کالج فنچی موڑ احمد پور شرقیہ

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن و بہاولپور بورڈ سے الحاق شدہ

Ahmedpur Public High School

احمد پور پبلک ہائی سکول

(بوائز اینڈ گرلز)

کنگن روڈ احمد پور شرقیہ

پرنسپل: محمد یوسف فاروقی

بی اے ایل ایل بی

0301-8688787

اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون

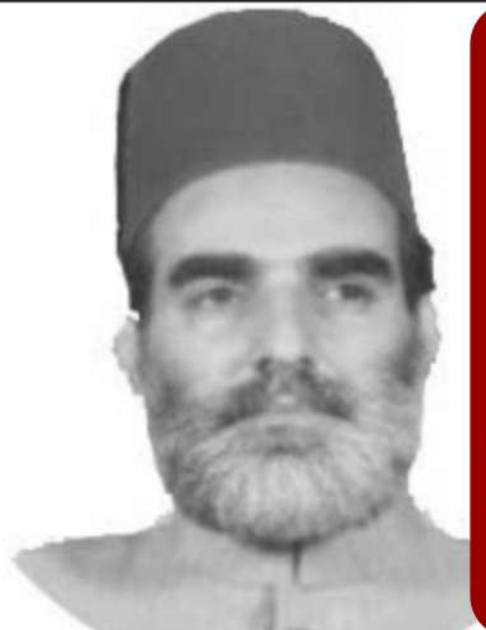

آہ! پرنس فلاح الدین عباسی

☆۔ہم پرنس فلاح الدین عباسی کی **نویں برسی** پران کے بڑے بھائی امیر آف بہاول پورنواب صلاح الدین عباسی، ان کی والدہ محترمہ ھرھائی نس بیگم صاحبہ امیر آف بہاول پورمرحوم، دونوں ہمشیرگان، بھتیجے پرنس بہاول عباس خان عباسی اوران کی اہلیہ محترمہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اوردعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ پرنس فلاح الدین عباسی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اورتمام سوگواران کوصبرجمیل عطافرمائے۔(آمین)

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی امیر آف بہاول پورمرحوم الحاج بریگیڈیرنواب محمد عباس خان عباسی کے چھوٹے فرزند تھےاورنواب سرصادق محمد خان خامس عباسی کے پوتے تھے جوسونے کا چمچ منہ میں لے کرپیداہوئےمگر **67** سالہ زندگی میں ان کا دامن ہرقسم کی آلائشوں سے پاک رہا۔عمر بھران کا کوئی سکینڈل سامنے نہیں آیا۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی نے اپنے عظیم المرتبت دادا آخری والئی ریاست بہاول پورنواب جنرل سرصادق محمد خان عباسی اور والدگرامی امیر آف بہاول پورنواب بریگیڈیرمحمد عباس خان عباسی مرحوم کی طرح ایچی سن کالج لاہور سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور بعدازاں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی کارنل یونیورسٹی سے آرکیٹیکٹ میں پوسٹ گریجوایشن کی ڈگری حاصل کی۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی **1975**ء میں امریکہ سے پوسٹ گریجوایشن کی ڈگری حاصل کرنے کے بعدصادق گڑھ پیلس میں تشریف لائے اور یہاں انہوں نے اپنی خاندانی وجائیدادی امورکا انتظام وانصرام سنبھالا۔انہوں نے اپنی ہزاروں ایکڑ بنجراراضی کولہلہاتے کھیتوں میں تبدیل کیا۔باغات میں نئے پودے لگائے اورلگا تارتین عشروں تک ڈیرہ نواب صاحب میں مقیم رہے۔

☆۔مختلف مرکزی سیاسی رہنماؤں کی تحریک کے باوجودپرنس فلاح الدین عباسی نے سیاست میں حصہ لینے سے گریز کیااورزندگی بھراپنے آپ کوغیرمتنازعہ رکھا۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی اپنے عظیم المرتبت عباسی خاندان کی قابل فخرروایات کوآگے بڑھانا چاہتے تھے۔انہوں نے لندن میں علالت کے باوجودانگریزی زبان میں چھ فوٹوبکس تحریرکیں جوسابق والئیان ریاست بہاول پور کے تاریخی محلات، سابق ریاست کے تاریخی میڈلز، سکہ جات، سابق وائسرائے ہندپرمشتمل ممالک کے سربراہان کے عباسی حکمرانوں کولکھے گئے مکتوبات پرمشتمل ہیں۔مصنف پرنس فلاح الدین عباسی کی یہ تحریری کتب شائع ہونے کے بعدسابق ریاست بہاول پور کے حوالے سے ریسرچ کرنے والے محققین کیلئے انتہائی مفید ثابت ہونگی۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی **2012**ء میں پراسٹیٹ کے عارضہ میں مبتلا ہوئے۔آپ اسلام آبادمیں رہائش پذیر تھے مگرڈاکٹرلاہوراوراسلام آبادمیں ان کے مرض کی صحیح تشخیص کرسکے۔یہ دراصل پراسٹیٹ کا کینسرتھا جوفی الفورعلاج نہ ہونے کے باعث ان کے جسم میں سرایت کرگیا۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی نے نیویارک(امریکہ)اورلندن(برطانیہ)کے جدید ہسپتالوں میں اپنی زندگی کیلئے کینسرجیسے موذی مرض سے تین سال سے زائدعرصے تک بہادری سے جنگ لڑی مگرصحت یاب نہ ہوسکےاور **09** اپریل بروزہفتہ گرین وچ ٹائم کے مطابق صبح چاربجے خالق حقیقی سے جاملے۔

ہمیں

اس امرکا بخوبی علم ہے کہ پرنس فلاح الدین عباسی مضبوط اعصاب کی مالک شخصیت تھے۔کینسرجیسے موذی مرض میں مبتلا ہونے کے باوجودہم نے انہیں کبھی مایوس اوردل شکستہ نہیں پایا۔وہ تادم زیست اللہ تعالیٰ کے صابروشاکررہے۔

☆۔پرنس فلاح الدین عباسی آج ہم میں نہیں رہے۔ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوچکا ہے۔ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہیں کہ وہ ان کی بشری کوتاہیوں کودرگزرفرمائے اوران کی آخری آرام گاہ پراپنی رحمت کا سائبان پھیلادے۔ **غالباً**۔کسی نے ایسے ہی مواقع کیلئے کہا تھا

"جنتی ہیں مائیں بچے مگر ایسے پر خال خال"

منجانب

احسان احمد سحر

پبلشروچیف ایڈیٹرروزنامہ نوائے احمد پورشرقیہ،احمد پورشرقیہ،بہاولپور

Mob: 0301-7740405 **Ph:** 0622-508053 **Fax:** 0622-508053

Email: nawaiahmedpur@gmail.com

اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون اناللہ وانا الیہ راجعون